Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۞ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ: الفضل لاہور

الفضل

روزنامہ

خطبہ نمبر ۹

ٹیلیفون ۲۹۷۹

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

یوم: شنبہ

فی پرچہ ۱؍

۲۶ جمادی الاول ۱۳۷۱ھ

جلد ۶ | ۲۳ تبلیغ ۱۳۳۱ ھش ۔ ۲۳ فروری ۱۹۵۲ء | نمبر ۴۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۲ فروری۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کو آج بھی بلڈ پریشر زیادہ ہونے کی وجہ سے گھبراہٹ کی شکایت رہی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

تیونس کا معاملہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے کی تیاریاں

نیویارک ۲۲ فروری۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے مسٹر اے۔ایس بخاری نے اعلان کیا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کے عرب اور ایشیائی ممالک سلامتی کونسل میں تیونس کی آزادی کا مسئلہ پیش کرنے کے سلسلے میں عنقریب ٹھوس قدم اٹھائیں گے۔ تیونس سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں توڑ پھوڑ کی مہم بدستور جاری ہے۔ فرانس کی ظالمانہ پالیسی کے خلاف احتجاج کے طور پر وہاں کی پندرہ خواتین نے بھوک

تعلیم الاسلام کالج کی شاندار کامیابی

یونیورسٹی روئنگ چمپئن شپ میں اول

لاہور ۲۲ فروری۔ آج پنجاب یونیورسٹی کے کشتی رانی کے مقابلوں کا آخری دن تھا۔ الحمد للہ۔ تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم ساری یونیورسٹی میں اول آئی۔ یہ مقابلے گذشتہ پانچ روز سے ہو رہے تھے۔ کل اسلامیہ کالج کی ٹیم کو ہماری ٹیم نے چار سو گز کے اندر اندر ہی دبوچ لیا۔ یاد رہے۔ کہ ان دوڑوں میں کشتیاں آگے پیچھے بارہ بارہ گز کے فاصلے پر کھڑی ہوتی ہیں۔ اور بارہ گز کے فاصلے کو پورا کر کے اگلی کشتی کو ٹکر لگانا ایک بہت مشکل کام سمجھا جاتا ہے۔ اس سے قبل ہمارا کالج پنجاب کے تمام بڑے بڑے ٹورنامنٹ جیت چکا ہے۔ مثلاً ٹاریرنیلس ٹورنامنٹ۔ ریلوے ٹورنامنٹ۔ اور پنجاب ٹورنامنٹ وغیرہ۔ چنانچہ چند دن ہوئے ہمارے کالج نے صوبے کی آٹھ بہترین ٹیموں کو شکست دی۔ ٹیم کے اراکین کے نام یہ ہیں۔ چوہدری منظور حسین (کیپٹن)، خادم حسین (سیکرٹری) محمد دین چوہدری۔ خورشید احمد قمر و رضا علی۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس شاندار کامیابی کو آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ مقابلے کے اختتام پر شیخ محمد شریف صاحب آف کوئٹہ نے تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم کو پچاس روپے انعام دیئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء
جنرل سیکرٹری تعلیم الاسلام کالج روئنگ کلب۔

مشرقی بنگال اسمبلی کی طرف سے بنگالی کو ایک سرکاری زبان قرار دینے کی سفارش

ڈھاکہ میں طلباء کے مزید مظاہرے۔ شہر میں رات کے دس بجے سے صبح پانچ بجے تک کا کرفیو نافذ کر دیا گیا۔

ڈھاکہ ۲۲ فروری۔ آج رات مشرقی بنگال اسمبلی نے وزیر اعلیٰ مسٹر نورالامین کی پیش کردہ ایک خاص تحریک منظور کرلی۔ اس میں مجلس دستور ساز سے سفارش کی گئی ہے۔ کہ بنگالی کو ایک سرکاری زبان قرار دے دیا جائے۔ وزیر اعلیٰ کی تحریک میں چار ترمیمیں بھی پیش کی گئیں۔ لیکن انہیں مسترد کر دیا گیا۔ مسٹر نورالامین نے تقریر کے دوران میں بتایا۔ کہ شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کرنے کی کیا وجوہ تھیں۔ انہوں نے کہا۔ حکومت کو یہ معلوم ہو گیا تھا۔ کہ بعض عناصر فساد کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ پیش بندی کے طور پر یہ قدم اٹھانا ضروری تھا۔ کل طلباء کے مظاہروں پر گولی چلنے کا جو واقعہ پیش آیا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا۔ کہ بنگالی کو ایک سرکاری زبان قرار دینے کا جو مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کل کا حادثہ اس وجہ سے پیش نہیں آیا۔ اس سے پہلے بھی بعض مظاہرے ہوئے ہیں جن میں اس قسم کے اقدامات کی نوبت نہیں آئی۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ نقض امن کے امکانات کو روکے۔ اور امن و امان میں کوئی خلل نہ پڑنے دے۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق طالب علموں نے آج اور مظاہرے کئے۔ چنانچہ انہیں منتشر کرنے کے لئے آج بھی گولی چلانی پڑی۔ اور بعض جگہ لاٹھی چارج بھی کیا گیا۔ مظاہرین نے ”مارننگ نیوز“ کے ادارتی دفتر اور پریس کو آگ لگا دی۔ اور اخبار تقسیم کرنے والی گاڑی کو بھی نذر آتش کر دیا۔ شہر بھر میں رات کے دس بجے سے صبح کے پانچ بجے تک کا کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ کل کی فائرنگ میں ایک شخص عین موقع پر ہلاک اور نو زخمی ہوئے۔ بعد میں زخمیوں میں سے دو آدمی زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسے۔ کل چاٹگام میں پانچ طالب علموں کو بعض قابل اعتراض اشتہار تقسیم کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ وہ سب غیر مسلم ہیں۔

بچوں کے بین الاقوامی مالی فنڈ کا دن منانے کی تجویز

کراچی ۲۲ فروری۔ محترمہ فاطمہ جناح نے اقوام متحدہ کی طرف سے بچوں کے بین الاقوامی مالی فنڈ کا دن منانے کے لئے ۲ مارچ کی تاریخ مقرر کی ہے۔ آپ بچوں کے فنڈ کی پاکستان نیشنل کمیٹی کی صدر ہیں۔ آپ نے اپیل کی ہے۔ کہ اس روز لوگ ایک یوم کی آمد فنڈ میں چندے کے طور پر دیں۔

طرابلس ۲۲ فروری۔ لیبیا کے کئی شہروں سے مظاہروں اور پولیس کے ساتھ جھڑپوں کی اطلاع ملی ہے۔ تمام بڑے بڑے شہروں میں کرفیو لگا دیا گیا ہے۔

آمد و رفت پر سے پابندیاں اٹھا لی گئیں

قاہرہ ۲۲ فروری۔ برطانوی فوجی حکام نے نہر سویز کے علاقے میں دن کے وقت گاڑیوں وغیرہ کی آمد و رفت پر سے پابندیاں اٹھا دی ہیں۔ یہ پابندیاں بعض نئے حادثات کے بعد عائد کی گئی تھیں۔

اقوام متحدہ میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے (مسز روزویلٹ)

کراچی ۲۲ فروری۔ مسز روزویلٹ نے آج ایکسپریس کانفرنس میں اخباری نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا۔ کہ اس وقت پاکستان کو تربیت یافتہ خواتین کارکنوں اور نرسوں کی بہت ضرورت ہے۔ آپ نے کہا اقوام متحدہ کے متعلقہ اداروں سے درخواست کرنی چاہیئے۔ کہ وہ تربیت دینے والے ماہرین کو پاکستان بھیجیں۔ تاکہ موجودہ کمی کو دور کرنے میں مدد مل سکے۔ پاکستان کی عورتیں معاشرتی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں جو کام کر رہی ہیں۔ وہ بہت قابل تعریف ہے۔ میں ان کے کام سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ بعض سیاسی مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

اقوام متحدہ کے پاس امن قائم رکھنے کے لئے پولیس فورس کا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح ضرورت پڑنے پر علاقائی فوجیں بھی بنانا پڑیں گی۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ اقوام متحدہ میں چھوٹی قوموں کے ووٹوں کی اہمیت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور ان کے نمائندے اس کی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ بالخصوص پاکستان نے ان کی اہمیت بنانے میں بہت نمایاں کام کیا ہے۔ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کا بڑا زبردست اثر ہے۔ اقوام متحدہ میں انہیں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور وہ متفقہ طور پر بڑے دیانتدار آدمی مانے جاتے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے خیال ظاہر کیا۔ کہ قریب مستقبل میں عالمگیر جنگ نہیں ہوگی۔

کوئٹہ ۲۲ فروری کل سبی میں سالانہ دربار منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں گورنر جنرل کے ایجنٹ میاں امین الدین تقریر کریں گے۔

لاہور ۲۲ فروری۔ وزیر صنعت سردار عبدالرب نشتر نے آج کئی اہم کارخانوں کا معائنہ کیا۔ آپ باٹا پور بھی تشریف لے گئے۔

امور خانہ داری کے کراچی کالج کا سنگ بنیاد مسز روزویلٹ کی تقریر

کراچی ۲۲ فروری۔ آج مسز روزویلٹ نے کلفٹن کے مقام پر امور خانہ داری کے کراچی کالج کا سنگ بنیاد رکھا۔ فورڈ فاؤنڈیشن مشن نے اس کے قیام کے لئے ۱۶ لاکھ روپے دیئے ہیں۔ مسز روزویلٹ نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ یہ کالج ملک میں تربیت یافتہ خواتین کارکنوں کی فوری ضرورت کو پورا کرے گا۔ اور اس میں تعلیم حاصل کرنے والی خواتین قوم و ملک کی زیادہ بہتر طریق پر خدمات سرانجام دے سکیں گی۔ وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمٰن نے اپنی تقریر میں اس امر پر زور دیا۔ کہ پاکستان اس حقیقت کا اظہار کر چکا ہے۔ کہ معاشرتی انصاف کے اصولوں کا مردوں اور عورتوں پر یکساں اطلاق ہوتا ہے۔ چنانچہ مسلمان عورتیں بتدریج قومی زندگی کے ہر شعبہ میں داخل ہو رہی ہیں۔ فورڈ فاؤنڈیشن کے صدر نے اپنے پیغام میں ادارے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ کہ اس ادارے کا قیام نہ صرف پاکستان کے لئے بلکہ تمام ایشیا کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ خواتین قومی زندگی کے ہر شعبہ میں نمایاں حصہ لے سکیں۔ اس تقریب میں وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین اور غیر ملکوں کے سفارتی نمائندے بھی شریک ہوئے۔

پاکستان کے تیسرے اولمپک کھیلوں کا افتتاح

لاہور ۲۲ فروری۔ آج جب یہاں پاکستان کے تیسرے اولمپک کھیل شروع ہوئے۔ تو ان میں ایشیا کے تین ریکارڈ توڑے گئے۔ کھیلوں کے آغاز میں جب ایران لنکا اور پاکستان کے تین سو کھلاڑیوں نے مارچ پاسٹ کیا تو گورنر پنجاب مسٹر اسماعیل چندریگر نے سلامی لی۔ گورنر موصوف نے جب کھیلوں کے آغاز کا اعلان کیا۔ تو روایتی طریق کے مطابق بگل بجایا گیا۔ اور مختلف پرچم لہرانے کے ساتھ ساتھ کبوتر چھوڑے گئے۔ اور بکثرت غبارے اڑائے گئے۔ نیز فوجی توپ خانہ نے تین مرتبہ توپیں سر کیں۔ جو اس امر کی علامت تھی۔ کہ پاکستان میں اولمپک کے مقابلے تیسری مرتبہ ہو رہے ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۱۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

تحریکِ درویش فنڈ

کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اظہارِ پسندیدگی

اور

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کا ارشاد

مجلس مشاورت ۱۳۳۰ھش ۱۹۵۱ء کے فیصلہ کے مطابق گذشتہ ماہ "درویش فنڈ" کے نام سے ایک تحریک کا اجراء کرتے ہوئے جملہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو تاکید کی گئی تھی۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے صاحبِ استطاعت مخیر احباب کو اس سے آگاہ کریں اور ان کے وعدے لیکر بھجوائیں۔ علاوہ ازیں نظارت ہذا کی طرف سے انفرادی طور پر بھی متعدد احباب کو اس کارِ خیر میں حصہ لینے کے لئے تحریر کیا گیا تھا مگر تا حال اس سلسلہ میں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ احباب نے اس تحریک کی اہمیت کو پوری طرح نہیں سمجھا حال ہی میں اسی سلسلہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو مکتوب موصول ہوا ہے اس کا ضروری اقتباس احباب کی آگاہی کیلئے درج کیا جاتا ہے۔ تا احبابِ جماعت فوری طور پر متوجہ ہو کر اس تحریک میں حصہ لیں

"پاکستان کا قافلہ الحمد للہ خیر و عافیت کے ساتھ پاکستان واپس پہنچ چکا ہے اس دفعہ اصحاب قافلہ کی رپورٹ کا نمایاں پہلو یہ تھا۔ کہ بہت سے درویش مالی لحاظ سے بہت تکلیف میں ہیں اور گو اکثر صابر و شاکر ہیں اور دین کی خدمت کے لئے قربانی کے واسطے تیار نظر آتے ہیں۔ لیکن مالی تکلیف انکی پریشانی کا موجب ہو رہی ہے جس میں ہندوستان کی گرانی نے بھی کافی اضافہ کر رکھا ہے۔ سو آپکو معلوم ہے کہ میں نے اس غرض کیلئے پاکستان میں امداد درویشان کا ایک فنڈ قائم کر رکھا ہے۔ جس سے میں مستحق درویشوں کے رشتہ داروں کی امداد کرتا رہتا ہوں اور گو میں اس فنڈ کی مرکزی کمزوری کی وجہ سے اپنی خواہش اور درویشوں کی ضرورت کے مطابق انکی امداد نہیں کر سکتا۔ لیکن بہر حال جہاں تک ممکن ہو۔ درویشوں کے اہل و عیال کی خدمت اور امداد کا خیال رکھا جاتا ہے۔ مگر قادیان میں ابھی تک کوئی ایسا فنڈ قائم نہیں ہوا پس آپ بلا توقف ہندوستان میں بھی اسی قسم کا فنڈ قائم کر دیں اور ہندوستان کی جماعتوں سے اپیل کریں کہ مخلص احباب اس فنڈ میں حصہ لیکر ثواب کمائیں یہ بات درویشوں پر اور اس فنڈ میں چندہ دینے والوں پر پوری طرح واضح کر دینی چاہئیے کہ یہ کوئی خیرات یا صدقہ نہیں ہے جو ہمارے بھائی لیتے اور ہم اپنے بھائی کو دیتے ہیں بلکہ یہ ایک مقدس شکرانہ اور ہدیہ ہے جو ہم اپنے ان بھائیوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ جو مقدس مقامات کی آبادی اور خدمت کیلئے قادیان میں ہماری نمائندگی کر رہے ہیں۔ دراصل قادیان کو آباد رکھنا ساری جماعت کا فرض ہے لیکن تقدیر الٰہی کے ماتحت ایک حصہ کو قادیان سے نکلنا پڑا۔ اور دوسرا حصہ قادیان میں آباد ہونے کی توفیق نہیں پا سکا اور صرف ایک قلیل حصہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ وہ موجودہ حالات میں قادیان میں ٹھہر کر خدمتِ دین بجا لائیں پس دوسروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے ان بھائیوں کی خدمت اور آرام کا خیال رکھیں اور انہیں کم از کم ایسی مالی پریشانیوں سے بچائیں۔ جو توجہ کے انتشار کا موجب ہو۔ حقیقتاً ہم پر یہ درویشوں کا احسان ہے کہ وہ بھاری قربانی کر کے قادیان میں ہماری نمائندگی کر رہے ہیں پس یہ امداد ہرگز خیرات یا صدقہ کے رنگ میں نہیں بلکہ ایک محبت کا تحفہ ہے جو شکرانہ اور قدردانی کے رنگ میں ہم یا ہندوستانی دوست درویشوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں بہر حال آپ فوری طور پر ہندوستانی احباب میں یہ تحریک کریں۔ کہ وہ اس فنڈ میں حصہ لیکر اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیں اور خدا کے سامنے سرخرو ہوں۔"

—— سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خط کو پڑھکر اس تحریک کو پسند فرمایا ہے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

خطبہ جمعہ

خطبہ نمبر ۹

ہمارے سامنے کوئی پروگرام ہونا چاہیئے اور پھر اس کے مطابق عمل ہونا چاہیئے

وقت نہایت قیمتی چیز ہے جو وقت کو استعمال کریگا وہی جیتے گا اور جو ضائع کریگا وہ ہار جائے گا

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۵ فروری ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

مرتبہ مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے گذشتہ جمعہ جماعت کے کارکنوں کو توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ اپنے صیغوں کے متعلق سال کے شروع میں ایک باقاعدہ پروگرام تیار کیا کریں۔ اور پھر اس پروگرام پر عمل کرنے کی کوشش کیا کریں۔ ورنہ ہماری ترقی کے امکانات نسبتاً کم ہو جاتے ہیں۔ میرے دوسرے خطبہ کے بعد بعض ناظروں نے اپنے اپنے محکموں کے نہایت مختصر سے پروگرام بنا کر میرے سامنے پیش کئے ہیں۔ میں انہیں پروگرام تو نہیں کہہ سکتا۔ نہ ان میں کسی غور و فکر کا ثبوت ملتا ہے۔ اور نہ عقل اور تدبیر کا کوئی شائبہ نظر آتا ہے۔ لیکن بہرحال ناظروں نے

لفظی فرمانبرداری

کا نمونہ دکھایا ہے۔ اور مختصراً جیسے کوئی کسی گھبراہٹ کے وقت کسی عزیز کا اعتراض دور کرنے کے لئے جلدی سے خط لکھ دیتا ہے۔ اسی طرح انہوں نے پروگرام بنا کر پیش کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ ہے ہمارا پروگرام۔ غرض وہ کچھ ہلے تو ہیں۔ اگرچہ وہ بالکل تھوڑا ہلے ہیں۔ لیکن بہرحال ہلے ضرور ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں تحریک جدید کے وکلاء کو اتنی بھی توفیق نہیں ملی۔ کہ وہ بھی اتنا ہی پروگرام بنا کر پیش کر دیتے۔ جتنا ناظروں نے پیش کیا ہے تا معلوم ہوتا۔ کہ ان کے دماغوں میں بھی اسی قسم کی حرکت پیدا ہوئی ہے۔ یہ مرض اتنی بڑھتی جا رہی ہے۔ کہ اگر ہم نے اسے جلدی دور نہ کیا تو یقیناً ہم ان ترقیات کو حاصل نہیں کر سکیں گے۔ یا یوں کہو کہ ان ترقیات کو اپنے وقت پر حاصل نہیں کر سکیں گے۔ جو ہماری پہنچ کے اندر نظر آتی ہیں۔ اور جن کے لئے خدا تعالیٰ نے سامان پیدا کیا ہے۔ یا جس کی قابلیتیں خدا تعالیٰ نے ہمارے اندر رکھی ہیں۔ درحقیقت ہمارے محکمے

پوسٹ آفس

سے بنے ہوئے ہیں۔ باہر سے خط آتا ہے۔ کہ ہمارے لئے ایک مبلغ بھیج دو۔ اگر مبلغ پاس ہوتا ہے۔ تو وہ کہہ دیتے ہیں۔ ہم مبلغ بھیج رہے ہیں۔ اور وہ فلاں وقت آپ کے پاس پہنچ جائے گا۔ یا اگر مبلغ پاس نہیں ہوتا۔ تو لکھ دیتے ہیں۔ افسوس کہ کوئی مبلغ فارغ نہیں۔ اگر آپ پھر یاد کرائیں گے۔ تو ہم مبلغ بھیج دیں گے۔ تو یہ ڈاکخانہ کا سا کام ہے۔ خود سارے ملک پر غور کرنا اور یہ دیکھنا کہ کہاں کہاں کس کس قسم کے خیالات رائج ہیں۔ کس جگہ ہم عمدگی سے تبلیغ کر سکتے ہیں۔ کس کس جگہ ہماری مخالفت زیادہ ہے اور اسے دور کرنے کے لئے کونسی عائلی۔ قومی۔ تبلیغی اور تربیتی خدمات کی ضرورت ہے۔ اور کس طریق سے اس کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ کون کونسے مضامین پبلک کے ذہنوں میں پھیل رہے ہیں۔ جو ہمارے رستہ میں روک بن رہے ہیں۔ جن کا علاج ہمیں سوچنا ہے۔ یا کونسے مضامین ہیں۔ جو ہمارے مؤید ہیں۔ اور ان سے ہم نے فائدہ اٹھانا ہے۔ ان امور کی طرف ان کی کوئی توجہ نہیں۔ محض پوسٹ آفس کا کام ہے۔ جو یہاں کیا جاتا ہے۔ باہر سے خط آیا۔ کہ مبلغ بھیج دو۔ اگر مبلغ پاس ہوا۔ تو لکھ دیا۔ ہم مبلغ بھیج رہے ہیں۔ اور اگر مبلغ پاس نہ ہوا۔ تو لکھ دیا۔ کہ ہم مبلغ نہیں بھیج سکتے۔ بعض قسم کے ٹریکٹ بھی شائع ہوئے ہیں۔ مگر چونکہ ان کا کوئی اثر نظر نہیں آتا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ ان کی اشاعت

غلط طریق

سے ہوتی ہے۔ پچھلے دنوں ایک ٹریکٹ شائع ہوا۔ جو نہایت اعلیٰ تھا۔ اور اس نے پنجاب میں ایک تہلکہ مچا دینا تھا۔ لیکن مجھے کسی جماعت کی طرف سے بھی اطلاع نہیں آئی۔ کہ وہ ٹریکٹ اس کے پاس پہنچا ہے۔ یا ٹریکٹ آیا ہے۔ تو اس کا کوئی اثر ہوا ہے۔ یا اس کی وجہ سے مخالفت شروع ہو گئی ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ ٹریکٹ اندر ہی رکھا ہوا ہے۔ جماعتوں میں بھیجا نہیں گیا۔ یا کلرک نے ٹکٹ کھا لئے ہیں۔ اور پیکٹ کہیں پھینک دیئے ہیں۔ یا اس طرح بھیجا گیا ہے۔ کہ جماعتوں میں کوئی احساس پیدا نہیں ہوا۔ ورنہ جماعت کے اندر یہ بیداری پائی جاتی ہے۔ کہ کوئی تغیر ہوتا ہے۔ تو کوئی نہ کوئی شخص مجھے لکھ دیتا ہے۔ کہ اس کا اثر برا ہوا ہے یا نیک۔ اور اس طرح میں بیدار رہتا ہوں۔ اور جماعت کے حالات کے متعلق مجھے خبر ملتی رہتی ہے۔ کسی جگہ بھی کوئی خرابی پیدا ہو گی۔ تو کوئی نہ کوئی شخص مجھے ضرور لکھ دے گا۔ اگر اچھی باتیں ہونگی تب بھی کوئی نہ کوئی شخص مجھے لکھ دیگا۔ پس اگر وہ ٹریکٹ باہر جاتا۔ تو کوئی نہ کوئی شخص یہ اطلاع دیتا۔ کہ ہمارے پاس فلاں ٹریکٹ پہنچا ہے۔ اور اس سے ہم فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یا ہم نے خود اسے دوبارہ شائع کیا ہے۔ ہر ایک جماعت میں کوئی نہ کوئی خدا کا بندہ ایسا موجود ہوتا ہے۔ جو اس قسم کی باتوں سے مجھے اطلاع دے دیتا ہے۔ اور مجھے جماعت کے حالات معلوم ہوتے رہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہماری کوئی پلین نہیں ہے۔

جیسے جنگل میں بوٹیاں

آپ ہی آپ اُگ آتی ہیں۔ وہ کسی پلین کے ماتحت نہیں اُگتیں۔ کسی جگہ دیار کی ضرورت ہوتی ہے لیکن وہاں کیکر اُگ رہے ہوتے ہیں۔ کہیں کیکر کی ضرورت ہوتی ہے اور وہاں بیریں اُگ رہی ہوتی ہیں۔ کہیں گلاب کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہاں چنبیلی اُگ رہی ہوتی ہے۔ اور کہیں چنبیلی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہاں گلاب اُگ رہا ہوتا ہے۔ وہی ہماری ترقی کی حالت ہے۔ لیکن جنگل کی ترقی باغ والی ترقی نہیں ہوتی۔ ترقی جنگل بھی کرتے ہیں۔ ترقی طوفان اور آندھیوں سے بھی ہوتی ہے۔ ترقی سیلاب سے بھی ہوتی ہے۔ سیلاب بھی کھیتیاں پیدا کرتے ہیں۔ اور نہریں بھی کھیتیاں پیدا کرتی ہیں۔ لیکن سیلاب اور نہر کی کھیتیاں پیدا کرنے میں فرق ہے۔

سیلاب کی ترقی

اتفاقی ہوتی ہے۔ کبھی وہ ایسی فصل میں ہوتی ہے۔ جس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور کبھی فصل ایسی زمین میں اُگ آتی ہے جو اچھی نہیں ہوتی۔ لیکن نہر ایک پروگرام اور قانون کے ماتحت ہوتی ہے۔ جس فصل کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔ وہ اسے زیادہ پانی دیتی ہے۔ اور جس زمین میں فصل زیادہ ہوتی ہے۔ نہر وہاں زیادہ پانی دیتی ہے۔

پس ہمیں محض ترقی سے خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ ترقی سیلابوں اور طوفانوں سے بھی ہوتی ہے۔ لیکن سیلاب یا طوفان جب آتا ہے۔ تو وہ اپنے گھر اور دشمن کے گھر دونوں کو اڑا دیتا ہے۔ پس جو کام بے اصولے اور بے ارادے کے ہوتے ہیں۔ ان کے نتیجہ میں خواہ ترقی بھی ہو۔ وہ مفید نہیں ہو سکتی۔ مثلاً ہمارا ملک اب آزاد ہے۔ اور اپنی آزادی کی وجہ سے دیگر مسلم ممالک سے گٹھ جوڑ اور اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس سے

بڑے بڑے فائدے

اٹھائے جا سکتے ہیں۔ ہمارا آدمی اگر انڈونیشیا جائے۔ شام جائے۔ یا ایران۔ لبنان۔ عراق۔ سعودی عرب مصر۔ مراکو یا ٹیونس جائے۔ تو اس پر کتنا وقت خرچ آتا ہے۔ اور اس پر کتنی رقم خرچ آتی ہے۔ لیکن اب اگر ایک مؤتمر ہوتا ہے۔ تو وہاں ۲۵ ممالک کے نمائندے آ جاتے ہیں۔ اور ہمارا آدمی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ لیکن چونکہ پروگرام بنایا نہیں جاتا۔ اس لئے

تین مؤتمر ہوئیں

لیکن ہمارے محکموں کو ان کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کا قطعی احساس نہیں ہوا۔ پچھلے سال میں نے حکم دیا۔ بسا اوقات مصلحتاً میں چپ رہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ کام ہو جائے۔ لیکن میں اس میں دخل نہیں دیتا۔ کیونکہ دخل دینے سے اتنا فائدہ نہیں ہوتا۔ جتنا ذہنیت کے بدلنے سے ہوتا ہے۔ اور اگر میں ہر جگہ بولوں۔ تو ذہنیت پست ہو جائے گی۔ اگر تم الارم سے جاگنے کے عادی ہو گے۔ تو بغیر الارم کے تمہاری آنکھیں نہیں کھلیں گی۔ اس لئے میں چپ رہتا ہوں۔ اور جب وقت گزر جاتا ہے۔ تو پوچھتا ہوں گذشتہ مؤتمر کے موقعہ پر میں نے وہاں جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ ۲ افسر سید ولی اللہ شاہ صاحب اور چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ وہاں گئے۔ ان کو واپس آئے ہوئے ۹ ماہ ہو چکے ہیں۔ لیکن انہوں نے ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں کی۔ جو ان کے فرض کے مطابق ہوتی۔

جماعت کا ایک ہزار روپیہ خرچ ہو گیا۔ لیکن انہوں نے نہ کوئی

کام کی رپورٹ

دی نہ کوئی پروگرام بنا اور نہ اس سے فائدہ اٹھایا گیا۔ اب مذہبی علماء کی کانفرنس کراچی میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ علماء ہمارے مخالف ہیں لیکن ان میں سے بھی ایک طبقہ شریف ہوتا ہے۔ ان میں سے بھی بعض دیانتدار اور عقلمند ہوتے ہیں۔ ان میں سے بھی بعض خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اس وقت مجلس ممالک یا جماعتوں سے علماء آئے ہوتے ہیں۔ اگر ہمارا وفد وہاں گیا ہوتا۔ انہیں ملتا اور تبلیغ کرتا تو اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا تھا۔ انہوں نے تبلیغ کا بھی پروگرام بنایا ہوا ہے اور احمدیوں کے سوا کون ہے جو انہیں اس بارہ میں ہدایت دے سکتا ہے۔ کتنا اچھا موقعہ تھا کہ ان پر جتا دیا جاتا کہ تمہارا اصل کام ہماری مدد کے سوا نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہمارے کارکنوں کے کانوں پر جوں بھی نہیں رینگی نہ اس موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ نے کوئی پروگرام بنایا ہے۔ اور نہ تحریک جدید نے کوئی پروگرام بنایا ہے۔ اور نہ ان دونوں نے وہاں اپنا نمائندہ بھیجا ہے۔ ایک ماہ سے میں اخبارات میں پڑھ رہا ہوں کہ فلاں فلاں تاریخوں میں علماء کی میٹنگ ہو رہی ہے۔ اور میرے دل میں گدگدیاں اٹھ رہی تھیں کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا جائے۔ لیکن میں چپ تھا اور دیکھ رہا تھا کہ اتنا شاندار موقعہ ہے ہمارے کارکن اس سے کیا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ آج اس

کانفرنس کا افتتاح

ہو رہا ہے اور وکالت تبشیر یا نظارت دعوۃ و تبلیغ نے اس عظیم الشان موقعہ کو ضائع کر دیا ہے۔ اب اگلے سال میٹنگ ہو تو ہو۔ اور مؤتمر کا تجربہ تو یہ بتاتا ہے کہ ایک ہزار روپیہ خرچ کر کے ہمارے دو نمائندے وہاں گئے لیکن پھر بھی وہ کوئی پروگرام نہ بنا سکے اور اس موقعہ کو ضائع کر دیا۔ میں تفصیل نہیں بتاتا بعض دفتری باتیں ہوتی ہیں جنہیں میں ظاہر نہیں کر سکتا۔ اب میں اس سوچ میں ہوں کہ اس سستی کو کس طرح دور کروں اور خطبہ جمعہ میں یہ بات اس لئے بیان کر رہا ہوں کہ شوریٰ کے موقعہ پر میں یہ بات جماعت کے نمائندوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اس موقعہ پر ربوہ کے نمائندے بھی ہوں گے۔ اسی طرح کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور اور دوسری جگہوں کے نمائندے بھی ہوں گے۔ ان کے سامنے یہ سوال رکھا جائے گا۔ دنیا میں بیداری پیدا کرنے کے کئی ذرائع میں سے ایک ذریعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اخبارات میں کارکنوں پر لے دے کی جاتی ہے اور جماعت میں انہیں ذلیل کر کے رکھ دیا جاتا ہے۔ لیکن ہم نے ایسا کرنے سے روکا ہوا ہے اور ہدایت کی ہوئی ہے کہ جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ

مرکزی کارکنوں

کی مدد کریں اور مدد کرنے کا جو نتیجہ نکلا ہے۔ اسے دیکھ کر یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ یہ نتیجہ اس بات سے زیادہ خطرناک تو نہیں کہ کارکنوں پر لے دے کی جاتی اور وہ ہوشیار ہو جاتے۔ پھر بیداری پیدا کرنے کی ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ کارکنوں پر کمیشن بٹھائے جاتے ہیں ان پر جرح کی جاتی ہے۔ اگر ان کا جرم ثابت ہو جاتا ہے تو انہیں نکال دیا جاتا ہے۔ اس طریق پر بھی ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ اسی طرح اور بھی کئی طریق ہیں جو دنیا میں رائج ہیں۔ ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ ان طریقوں میں سے کون سا طریق ہے کہ اگر اسے اختیار کیا جائے تو کارکنوں میں بیداری پیدا ہو جائے اور وہ اپنی ذمہ واری سمجھیں۔ اس وقت تو وہ پوسٹ ماسٹر بنے ہوئے ہیں۔ مثلاً ناظر دعوۃ و تبلیغ کے یہ معنے ہیں کہ

دنیا کی تبلیغ

اس کی حرکت سے چلے۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ جماعتوں کی حرکت سے وہ حرکت کرتا ہے۔ وکیل التبشیر کے یہ معنے تھے کہ اس نے دنیا کی تبلیغ پر اس طرح قبضہ کر لیا ہوتا کہ غیر احمدی مسلمان تو ایک طرف رہے ہندوؤں اور عیسائیوں کی تبلیغ بھی اس کے ماتحت ہو جاتی۔ ایک جرنیل جب لڑائی کے لئے جاتا ہے تو اگر وہ ہوشیار جرنیل ہوتا ہے تو وہ اس طرح حرکت کرتا ہے کہ دشمن کی فوج اس کے پیچھے پیچھے چلتی ہے۔ اور اچھے جرنیل کی علامت ہی یہ ہوتی ہے کہ دشمن کی فوج اس کے پیچھے پیچھے چلے۔ تبلیغ کا بھی یہی اصول ہے کہ جہاں ہم تبلیغ کریں دشمن وہاں جائے۔ یہ نہیں کہ جہاں دشمن گند پھیلائے وہاں ہم جائیں۔ جب ہم نے

ملکانہ میں تبلیغ

شروع کی۔ میں نے صوفی عبد القدیر صاحب نیاز اور چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو ایک وقت میں یا مختلف اوقات میں وہاں بھیجا کہ وہ اندازہ لگا کر بتائیں کہ آخر اتنا شور کیوں ہے۔ مسلمان کہلا کر انہیں اسلام کا لحاظ تو ہونا چاہیئے تھا پھر یکدم کیوں ایسا ہوا۔ کہ وہ مرتد ہونے لگ گئے ہیں۔ ان لوگوں نے وہاں جا کر حالات کا جائزہ لیا اور رپورٹ پیش کی۔ ہم نے اس سے پہلے وہاں مبلغ نہیں بھیجے تھے۔ انہوں نے وہاں جا کر جائزہ لیا اور جو رپورٹ پیش کی وہ نہایت اعلیٰ درجہ کی تھی اور ہماری بعد کی ساری کامیابی اس کا نتیجہ تھی۔ ۷۰ یا ۱۰۰ مبلغ ہم نے بھیجا تھا اگر ان کی جگہ ہم ۲۰۰ مبلغ بھی بھیج دیتے تو وہ نتائج پیدا نہ ہوتے جو پیدا ہوئے۔ ہماری تبلیغ کے نتیجہ میں آریوں کو لوہے کے چنے چبانے پڑے اور گاندھی جی کو مرن برت رکھنا پڑا۔ اور یہ محض اس سکیم کا نتیجہ تھا جو ان دونوں افسروں نے پیش کی۔ یہ لوگ وہاں گئے اور حالات کا جائزہ لے کر انہوں نے یہ رپورٹ پیش کی کہ دراصل بات یہ ہے کہ یہاں جو بڑا گاؤں ہوتا ہے وہ حاکم ہوتا ہے۔ ارد گرد کے چھوٹے دیہات پر جدھر بڑے گاؤں والے چل پڑتے ہیں ادھر ہی دوسرے دیہات والے چلتے ہیں چنانچہ ہندوؤں نے

پانچ سات گاؤں

تجویز کر کے وہاں آدمی بٹھا دیئے ہیں۔ ان کا نام انہوں نے مبلغ نہیں رکھا۔ تاجر کے طور پر وہ وہاں گئے۔ اور وہاں جا کر جو غریب لوگ تھے۔ انہیں روپیہ قرض دینا شروع کیا۔ اور جو بہت زیادہ محتاج دیکھے۔ انہیں یہ تحریک کر دی۔ کہ تمہیں مسلمانوں نے کیا فائدہ پہنچایا ہے۔ اگر تم ہندو ہوتے۔ تو ہم تمہاری مالی مدد کرتے۔ اس طرح جو لوگ ان کے مطلب کے نکل آئے۔ انہیں ہندو ظاہر نہ ہونے دیا۔ بلکہ انہیں ہدایت دی۔ کہ وہ مسلمان رہ کر اندر ہی اندر تحریک کریں۔ اس طرح انہوں نے پانچ سات جگہوں پر کارروائی شروع کی۔ جہاں وہ دس بارہ آدمی قابو میں لے آتے۔ وہاں بڑے بڑے ہندو لیڈر جاتے۔ جلسے کرتے۔ دعوتیں کرتے اور ان میں اعلان کرتے۔ کہ یہ لوگ شدھ ہو رہے ہیں۔ ان لوگوں نے بڑے بڑے لیڈر دیکھے نہیں ہوتے تھے۔ جب وہ وہاں آتے۔ انہیں گلے لگاتے۔ اور ہار پہناتے۔ تو ایک رَو سی چل جاتی۔ اور اس طرح پچاس یا ساٹھ آدمی اور آ جاتے۔ پھر یہ پروپیگنڈا کیا جاتا۔ کہ اب تم رشتہ داریاں کہاں کرو گے۔ یہ تو آریہ برادری تم کو رشتے نہیں دیگی۔ تو کچھ لوگ اور آ جاتے۔ اس طرح آریوں کو کامیابی ہو رہی تھی۔ اور مسلمانوں کی ناکامی کی یہ وجہ بتائی۔ کہ جہاں شور پڑ جاتا ہے۔ وہاں علماء پہنچ کر مسئلے بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ مسئلے ان پر کیا اثر کر سکتے ہیں۔ جب کہ روپیہ ان کی جیب میں پڑا ہو۔ ۶۰-۷۰ لیڈر وہاں گئے ہوتے ہیں۔ پھر ضلع کے وکیل وہاں آ جاتے ہیں۔ اور انہیں کہتے ہیں۔ کہ ہم تمہارے مقدمات کی مفت پیروی کریں گے۔ اسی وجہ سے وہ مسلمانوں کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ پھر انہوں نے بتایا۔ کہ

یہ مولوی

جب وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ ملکانوں کو کوئی آرام ملے۔ انہیں پیغام ملتا ہے۔ کہ فلاں چیز پکاؤ۔ فلاں چیز لاؤ۔ گویا ان کی روٹی کی چٹی بھی انہیں پڑ جاتی ہے۔ اور ادھر آریوں کے ذریعہ ان کی جیبیں بھرتی ہیں۔ پس ان دونو افسروں نے رپورٹ یہ کی۔ کہ جو لوگ وہاں تبلیغ کرنے جائیں۔ ملکانوں میں سے اگر کوئی ان کی منت بھی کرے۔ کہ میرے ہاں روٹی کھاؤ۔ تو وہ روٹی نہ کھائیں۔ اور دوسرے جن جگہوں پر شدھی ہو رہی ہے۔ انہیں چھوڑ دیا جائے۔ اور ان کے گرد چند میلوں کے فاصلے پر نئے مراکز بنا کر تبلیغ کی جائے۔ اس طرح اب تو مسلمان آریوں کے پیچھے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ پھر آریہ ہمارے پیچھے پیچھے بھاگتے آئیں گے۔ اور ہم جیت جائیں گے۔ کیونکہ ہمارا اثر پہلے سے شروع ہو گا۔ چنانچہ اس تجویز کے مطابق عمل کیا گیا۔ اور وہ لوگ جو اس علاقہ میں تبلیغ کے لئے جاتے۔ ان سے یہ معاہدہ لیا جاتا۔ کہ تمہاری خواہ کوئی منتیں کرے۔ تم نے کسی کے گھر سے روٹی نہیں کھانی

مسلمان چونکہ

بالعموم مہمان نواز

ہوتے ہیں۔ اس لئے ملکانے کہتے بھی۔ کہ مولوی صاحب چلو ہمارے ہاں کھانا کھاؤ۔ تو وہ کہتے۔ نہیں نہیں ہم تو خدمت کرنے آئے ہیں۔ خدمت کرانے نہیں آئے۔ اور اگر کھانے کا وقت ہوتا۔ تو وہ ملکانوں سے کہتے۔ تم یہاں بیٹھ جاؤ۔ اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔ جو مبلغ آسودہ حال ہوتے۔ وہ روزانہ تین تین چار چار آدمیوں کو ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے اس طرح تمام علاقہ میں یہ مشہور ہو گیا۔ کہ قادیانی مبلغ عجیب ہیں۔ ہم پر بوجھ بننے کی بجائے ہمیں خود کھانا کھلاتے ہیں۔ پھر مولوی لوگ آریوں کے پیچھے پیچھے بھاگتے تھے۔ لیکن جو آریہ ہو گیا۔ وہ بآسانی واپس کیسے آ سکتا ہے۔ لیکن ہمارے آدمی نئی جگہوں پر جاتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آریہ لوگ ہمارے پیچھے پیچھے بھاگنے شروع ہوئے۔ پہلے جہاں آریہ جاتے تھے۔ مولوی وہاں جاتے تھے۔ لیکن چونکہ آریہ پہلے جاتے تھے۔ اس لئے وہ گاؤں پر قبضہ کر لیتے تھے۔ لیکن جب اس سکیم پر عمل کیا گیا۔ تو یہ ہوا۔ کہ جب ہم ایک گاؤں پر

قبضہ جما لیتے

اور اس کے رہنے والوں کو اسلام پر پختہ کر لیتے۔ تو پھر آریہ جاتے۔ اور اس طرح وہ اپنی کوششوں میں ناکام رہتے۔

غرض اس وقت ان دونوں افسروں نے جو سکیم بتائی۔ اس پر عمل کرنے کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ سارے ہندوستان نے یہ تسلیم کر لیا۔ کہ احمدیت کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس وقت بھی ہماری نظارت نے یہ اصول بنایا ہوا ہے۔ کہ جہاں مخالف مولوی جاتے ہیں۔ وہاں ہم جاتے ہیں۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیئے۔ کہ بجائے اس کے کہ مولوی گند پھیلا جائیں۔ تو ہم جائیں۔ ہم پہلے جا کر وعظ کریں۔ اور پھر مخالف مولوی وہاں جائیں۔ اس طرح ہم جیتیں گے۔ اور وہ ہاریں گے۔ محض پوسٹ آفس بننے سے کام نہیں چل سکتا۔ ہمارے سامنے کوئی پلین ہونی چاہیئے۔ کوئی پروگرام ہونا چاہیئے۔ پھر اس کے مطابق عمل ہونا چاہیئے۔

پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ

آئندہ شوریٰ

میں یہ سوال رکھا جائے گا۔ وہ اس پر غور کر کے آئیں اس سستی کو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ یا تو کارکنوں پر اخبارات میں کھلے طور پر تنقید کی جائے۔ اور یا پھر کمیشن بٹھا کر انہیں سزائیں دی جائیں۔ اور یہ دیکھا جائے۔ کہ کیا تمام ممکن ذرائع انہوں نے استعمال کر لئے ہیں۔ نہیں تو ان کی موجودہ سستی جماعت سے غداری ہے۔ میں ربوہ والوں کو بھی بتا دیتا ہوں۔ کہ ان کے نمائندے بھی اس بات پر غور کر لیں۔ اسی طرح دوسری جماعتوں کو بھی یہ ہدایت دیتا ہوں۔ کہ وہ شوریٰ پر جو نمائندے بھیجیں۔ وہ اس بات پر غور کر کے آئیں۔ کیونکہ وقت قیمتی ہوتا ہے جس نے وقت کو استعمال کیا۔ وہ جیتا اور جس نے وقت ضائع کیا وہ ہارا

کہتی ہے ہم کو خلقِ خدا غائبانہ کیا؟

جماعتِ احمدیہ کی خدماتِ اسلامی کا اعتراف غیروں کی زبانی

۲۲

مرتبہ از مکرم ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر

جماعت احمدیہ کی قومی سیاسی اور ملّی خدمات کے ضمنی عنوان کے ماتحت کئی قسطیں تیار پڑی ہیں مگر چونکہ ان میں کسی کسی جگہ بعض مزید حوالے درج کرنے ضروری ہیں جن کی تلاش جاری ہے۔ اس لئے آج سب سے پہلے عنوان کے ماتحت ہی ایک قسط ہدیہ قارئین کرام کرتے ہیں مطلوبہ حوالے ملنے پر ہی ترتیب کے لحاظ سے باقیماندہ اقساط پیش ہوتی رہیں گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

سید حبیب صاحب ایڈیٹر اخبار سیاست لاہور

صاحب موصوف نے عرصہ ہوا سلسلہ احمدیہ کے خلاف ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام "تحریک قادیان" تھا۔ باوجود شدید مخالفت کے پھر بھی آپ یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے کہ:۔

"اس وقت کہ آریہ اور مسیحی مبلغ اسلام پر بے پناہ حملے کر رہے تھے اکّے دکّے جو عالم دین کہیں موجود تھے وہ ناموس شریعتِ حقّہ کے تحفظ میں مصروف ہو گئے مگر کوئی زیادہ کامیاب نہ ہوا۔ اس وقت مرزا غلام احمد صاحب میدان میں اترے اور انہوں نے مسیحی پادریوں اور آریہ اپدیشکوں کے مقابلہ میں اسلام کی طرف سے سینہ سپر ہونے کا تہیہ کر لیا..... مجھے یہ کہنے میں ذرا باک نہیں کہ مرزا صاحب نے اس فرض کو نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے ادا کیا اور مخالفین اسلام کے دانت کھٹے کر دیئے۔ اسلام کے متعلق ان کے بعض مضامین لاجواب ہیں۔"

(تحریک قادیان صفحہ ۲۰۹)

ایڈیٹر صاحب اخبار رہنما راولپنڈی

آپ نے مسلمانوں کی مذہب سے غفلت اور علماء کی حفاظت و اشاعت اسلام کے متعلق ناقابلیت اور عدم توجہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا کہ:۔

"ہم میں سے کوئی فرقہ نہیں ہے جو تبلیغ اسلام میں صلحاء سلف کا نمونہ بن کر دکھا سکے۔ احمدی جن سے دوسرے فرقوں کو سخت عناد ہے ہم سے اس معاملہ میں کئی درجے اچھے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ ہر ایک احمدی خاصہ مبلغ ہوتا ہے جو احمدیت اور اسلام دونوں کے خلاف اعتراضات کی تردید کے لئے تیار رہتا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ چونکہ ان کے دو گروہ ہو چکے ہیں ان کا تبلیغ اسلام کا کام مسدود ہو جاتا یا باہمی تصادم سے ان کے نظام تبلیغ الاسلام میں ابتری پھیل جاتی اور اس طرح یہ سلسلہ خود بخود نابود ہو جاتا مگر معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے دونوں گروہوں نے اپنے علیحدہ علیحدہ مرکز بنا رکھے ہیں اور دونوں طرف سے تبلیغ کا کام شد و مد سے ہو رہا ہے کہ کفر انگشت بدنداں ہے۔"

(اخبار رہنما راولپنڈی ۷ اپریل ۱۹۳۲ء)

محترمہ صغرا ہمایوں مرزا حیدر آباد دکن

"چند سال قبل افغانستان میں کسی قادیانی کو سنگسار کر دیا گیا۔ ایسا کرنا کیا کسی مذہب میں جائز ہے؟ احمدی جماعت والے تبلیغ اسلام کے لئے جو کوششیں کر رہے ہیں ایسی کوششیں نہ سنّی کر رہے ہیں نہ شیعہ۔ جب میں یورپ میں تھی تو میں نے دریافت کیا کہ تبلیغ اسلام کے لئے کس فرقہ کے لوگ یہاں کوشاں ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ قادیانی فرقہ کے لوگ اور بہائی فرقہ (یہ شریعت اسلام کو منسوخ سمجھتے ہیں ناقل) والے جنہیں بہائی بھی کہتے ہیں تبلیغ کے لئے جد و جہد کر رہے ہیں۔ بہت سے عیسائیوں کو مسلمان بنا رہے ہیں۔ جب میں جرمنی گئی تو وہاں قادیانی مبلغ کو اشاعتِ اسلام میں سرگرم پایا۔ اب تو برلن پایۂ تخت جرمنی میں بہت بڑی مسجد قادیانی فرقہ والوں نے تعمیر کی ہے۔"

(الفضل ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۷)

سید تاج حسین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی منشی فاضل ہیڈ ماسٹر

"یہ بالکل صحیح اور مسلّمہ امر ہے کہ آج احمدیت کے علمبردار دنیائے اسلام میں موجود نہ ہوتے تو اسلام حقیقی معنوں میں بالکل مٹ چکا ہوتا وہ تصوّر اور اسلام کی تصویر جو یورپ کے ملحدین اور مادہ پرست فلاسفروں کے دلوں میں نام نہاد مسلمانوں کے عملی نمونہ اور قصہ کہانیوں نے جاگزیں کر دی تھی وہ ہرگز محو نہ ہوتی اگر جماعت احمدیہ منظم پیش قدمی نہ کرتی اور ان مصائب کا جرأت سے مقابلہ نہ کرتی جو آج تمام اسلامی دنیا پر مسلط ہیں۔ مقام غور ہے۔ وہ لوگ دوسروں کی کیا رہبری کر سکتے ہیں۔ جو خود تاریکی اور ظلمت کے بحر عمیق میں پڑے ہوئے ہوں۔ مسلمانوں کی صحیح تصویر ان کے اپنے جرائد ہی سے قارئین کرام کے پیش کرتا ہوں اور پھر نہایت دردمندانہ دل سے اپیل کروں گا کہ برائے خدا ایک شخص کی قیادت کا خیال دل میں لئے ہوئے منظم ہو کر اپنے نصب العین کی تلاش کریں۔ ایک سیاسی راہنما کو لے لیجئے یا مذہبی جیسا پر خلوص انسان ہندوؤں میں کہیں ڈھونڈے سے نہیں ملے گا اور باوجود اپنی کئی خامیوں کے وہ تا حال مختلف الخیال ہندوؤں کی راہنمائی کا کام کر رہا ہے۔ چہ جائیکہ ایک ایسا انسان جو محض محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنے راحت و آرام کو خیرباد کہہ کر اپنی جماعت کی تنظیم کے علاوہ اب عام مسلمانوں کی بہتری اور بہبودی کیلئے بھی ویسی ہی جانفشانی اور تن دہی سے کام کر رہا ہو جیسا کہ وہ اپنی جماعت کیلئے کرتا ہے۔

احمدیت کے بعض اصول سے متفق نہ ہونے کے باوجود میں اس تنظیمی جماعت کے اعمال و اقوال کا دل و جان سے معترف ہوں۔ کاش انہوں نے ایک علیحدہ فرقہ کی بنیاد ڈال کر الگ جماعت پیدا نہ کی ہوتی۔ اگر شاید انہوں نے کوڑا کرکٹ کی تنظیم پر وقت صرف کرنا محض شغل بے سود سمجھا ہو۔ اس لئے مخلصین و دردمندان اسلام کی ایک الگ جماعت کی بنیاد ڈالی کہ اس میں حقیقی اسلامی روح پھونک دی جو عام مسلمانوں کی مختلف جماعتوں کے مقابلہ میں بہر حال اور بہمہ وجوہ فوقیت لئے ہوئے ہے۔

میرا ذاتی تجربہ ہے کہ عام مسلمانوں میں زیادہ لوگ ریاکاری کو جلب منفعت کا ذریعہ بنائے ہوئے ہیں۔ نمازیں۔ زکوٰۃ، روزہ اور تلاوت قرآن مجید کے بجائے ناگفتہ بہ افعال کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور باوجود فحش کاریوں کے مسلمانوں کے لیڈر بنے ہوئے ہیں۔ ان حالات اگر قوم کی کشتی غرق از ہو تو کیا ہو۔

میں مبالغہ سے کام نہیں لے رہا۔ غلو میرے پیش نظر نہیں۔ ان حالات نے مجھے مسلمانوں سے متنفر کر دیا ہے اور بعض اوقات میں اسلام کو بھی دیگر مذاہب کی طرح الہامی مذہب ماننے سے احتراز کرنے لگ جاتا ہوں۔ مگر جب جماعت احمدیہ کے کسی فرد سے ہم نشینی یا سلسلۂ گفت و شنید کا موقع ملتا ہے تو میرا خیال فوراً تبدیل ہو جاتا ہے اور میں یہ ماننے پر مجبور ہو جاتا ہوں کہ حقیقی اسلام صرف احمدیوں کے پاس ہے اور باقی لوگ محروم کر دیئے گئے ہیں۔ شاید اسی لئے کہ انہوں نے جائز فائدہ نہیں اٹھایا اور اللہ تعالیٰ نے اپنا نور جو بذریعہ محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) ان ناشکر گذاروں کو عطا کیا تھا اس کی انہوں نے ناقدری کی لہذا ان سے واپس لے لیا گیا۔ اور پھر اسے مرزا غلام احمد قادیانی پر نازل کر دیا۔ وہی اس نور کے اہل نظر آئے اور ہے بھی ایسا ہی۔ احمدی اپنے اقوال و افعال سے محمد رسول اللہؐ کے جانشینوں میں سے نظر آ رہے ہیں۔ جس اسلام سے عام مسلمان بیزار ہیں وہ اس پر مستحکم طور پر قائم ہیں اور جس اسلام پر مذاہب باطلہ کے دن حملہ آور ہیں وہ جاہل ملاؤں نے اپنے حصہ میں کر لیا ہے۔ اس میں ذرہ بھر عقل کا دخل کفر کا موجب قرار دیتے ہیں۔ مسلمانوں کی عام حالت کا عام فوٹو ان کا خود کھینچا ہوا ظاہر کرتا ہے کہ وہ کس قعر مذلت میں سرگرداں و پیچاں ہیں۔ کیا ایسی حالت میں ان کو اب ایسے رہنما کی ضرورت نہیں جو ان کی کشتی کو منجدھار سے نکالے۔ الخ"

(الفضل ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۱ء)

پھر یہی صاحب ایک دوسرے پرچہ میں لکھتے ہیں کہ:۔

"جب مولویوں کی اپنی یہ حالت ہے تو ہمیں کیا بتا سکتے ہیں۔ قادیانی اور لاہوری احمدیوں کی طرف نظر اٹھتی ہے تو ان کی کتب کا مطالعہ کرنے یا ان کی باتیں سننے سے روکا جاتا ہے مگر جہانتک میں نے دیکھا ہے میں سمجھتا ہوں مسلمانوں میں صرف قادیانی احمدی (پیغامی احمدی تقریباً عام مسلمانوں میں جذب ہو چکے ہیں) زبردست دلائل و براہین لے کر میدان میں کھڑے ہیں اور انہوں نے ثابت کر دیا ہے کہ تمام خوبیوں کی جامع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس ہے اور حضرت عیسےٰؑ دوسرے رسولوں کی طرح ایک رسول تھے جو فوت ہو چکے جیسا کہ دوسرے رسول فوت ہو گئے۔ یہ لوگ یورپ اور امریکہ کے ممالک میں بہانگ دہل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و فضیلت ثابت کرتے رہتے ہیں حتّٰی کہ سینکڑوں انسان ان کے ذریعہ حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں۔ مغربی دنیا جہاں کے لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین دیکھ کر خوش ہوتے تھے آج وہاں کے لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ مگر ہم ہیں کہ مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہو کر اسلام کو اپنے گھروں سے عملاً اور اعتقاداً رخصت کر رہے ہیں اور غیروں کے اعتراضات کے نرغے میں ایسے محصور ہیں کہ ذرا بھی ہل نہیں سکتے۔ آہ سہ

بکیسے مسلّد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے مشغول و ناداں ہیں احمد کا رنیست

احمدی نشئی سے بھر ہیں مگر انہوں نے صحابہ کرام

(باقی صفحہ ۸ پر)

(باقی صفحہ ۸ پر)

مصلح موعود کی پیدائش اور اسلام کی برتری کا ظہور

از مکرم ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب۔ کوہ دال

(۲)

اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اوائل ۱۸۸۶ء میں خداتعالے کے منشاء کے مطابق ہوشیارپور تشریف لے جاتے ہیں۔ وہاں آپ کے ساتھ مولوی عبداللہ صاحب سنوری۔ محمد ... صاحب اور حافظ حامد علی صاحب ہمرکاب ہیں۔ شیخ ... علی صاحب رئیس ہوشیارپور کے بالاخانہ کو تنہا ... دے کر خدا تعالے کا پیارا اپنے خدا سے لو لگا کر بیٹھ گیا۔ تا وہ اپنے خدا سے اس نشان کے ظہور کی ... کرے۔ تا دنیا دیکھ لے کہ اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ اور تا خدا تعالے ان سے ایسے ظہور کا وعدہ کرے۔ جس کا اظہار حسب وعدہ ایک سال کے اندر ہو۔ آپ نے دعائیں کیں۔ اور اسلام کی سربلندی کے لئے تضرعات۔ تب اور آخر اللہ تعالے نے آپ کو نشان عطا کر دیا۔ چنانچہ آپ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو فرمایا:۔

"خدائے بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جل شانہ وعز اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے .... سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا نور آتا ہے۔ نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا وکان امرًا مقضیًا)

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

یہ وہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جو مطالبہ نشان کی ایک سالہ میعاد کے اندر اندر بلکہ صرف پانچ ماہ بعد حضور نے فرمائی۔ جس میں آپ کو بشارت دی گئی کہ آپ کو ایک ایسے لڑکے کے ملنے کی بشارت دی گئی ہے۔ جو ان تمام صفات کا حامل ہوگا۔ جو اوپر بیان ہو چکی ہیں۔

یہ وہ عظیم الشان نشان آسمانی تھا اور یہی وہ پیشگوئی تھی۔ جو مطالبہ نشان کے ملنا عذر کرنے والے کے لئے ایک سالہ میعاد کے اندر اندر کی گئی اور ہر شخص جانتا ہے۔ کہ لڑکے کی پیشگوئی کرنی یقینی انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے۔ اور پھر ایسے لڑکے کی پیشگوئی جو ان جمیع خواص رحمت کا حامل ہو۔ جو خدا تعالے کے مقربین اور پیاروں میں ہوتی ہیں۔ یہ نشان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بصورت پیشگوئی دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ تا خدا تعالے کے نام کی عظمت بلند ہو اور خدا تعالے کا مصفیٰ چہرہ دنیا کے سامنے نمودار ہو۔

اس نشان آسمانی کی عظمت کو دشمن اور مخالف نے تسلیم کیا۔ انہوں نے اس پیشگوئی کے غلط ثابت کرنے کی کوششیں تو بار بار کیں۔ مگر وہ یہ نہ کہہ سکے کہ یہ نشان نشان نہیں۔ موعود کا ظہور انسانی طاقتوں سے بالاتر نہیں اور یہ پیشگوئی ایسی نہیں جو آپ کو مقرب من اللہ ثابت کرے۔

اب پھر وہی ماحول پیدا ہوا۔ اور یہ انتظار لگ گیا۔ کہ اب دیکھئے حضرت مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی کب ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اور ان خواص کے حامل کا ظہور کب ہوتا ہے۔ مخالفین میں ایک ہیجان پیدا ہوا۔ اور انہوں نے مختلف حیلے اور بہانے کرنے شروع کر دیئے۔ تا اس نشان کی عظمت کو کم کر سکیں تا لوگوں کو بدظن کر سکیں مگر ہر حرکت جو دشمن نے کی۔ اس کا نتیجہ اچھا نکلا۔ اگر دشمن اعتراض نہ کرتا تو پیشگوئی کے وہ مخفی پہلو واضح نہ ہوتے اور پیشگوئی اس مصفا چہرے کے ساتھ ہمارے سامنے نہ آتی۔ اور جہاں تک بھی انسان غور کرتا ہے۔ یہی معلوم ہوتا کہ یہ سب خدا تعالے کی مخفی تقدیر تھی جو اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتی رہی۔ اور پیشگوئی واضح سے واضح تر ہوتی گئی۔

دشمن کا پہلا وار جس نے پیشگوئی کی وضاحت کی

قادیان کے بعض افراد نے اس پیشگوئی کے شائع ہونے کے ایک مہینہ کے اندر اندر یہ پراپیگنڈا شروع کر دیا کہ ہماری دانست میں عرصہ ڈیڑھ ماہ سے مرزا صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہو چکا ہے۔ اور اس کو کسی وقت میں ظاہر کر دیا جائیگا۔ چنانچہ اس کے جواب میں حضور نے ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کو اشتہار شائع کیا جس میں فرمایا:۔

"ابھی تک جو ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء ہے ہمارے گھر میں کوئی لڑکا بجز پہلے دو لڑکوں کے جن کی عمر ۲۰-۲۲ سال سے زیادہ ہے پیدا نہیں ہوا۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی ۹ برس کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد خواہ دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

اب پیشگوئی کی عظمت اور بھی بڑھ گئی۔ ساری دنیا کے سامنے نو سالہ میعاد مقرر کر دی گئی کہ اس عرصہ میں ان صفات کا حامل لڑکا ضرور پیدا ہوگا یہ میعاد مقرر کرنے نے ایک دفعہ پھر اس امر کو واضح کر دیا کہ اللہ تعالے سے آپ کا کتنا تعلق تھا اور اللہ تعالے نے ہی آپ کی رہنمائی کی

دشمن کا دوسرا وار جس نے پیشگوئی کی وضاحت کی

اندرمن مرادآبادی نے نو سالہ میعاد کو لمبی میعاد قرار دیتے ہوئے کہا کہ لمبی گنجائش کی جگہ ہے۔ تو حضور نے جواب دیا۔

(۱) "جن صفات تامہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی۔ اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آتا بلکہ صریح دلی انصاف ہر ایک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسے عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے۔ انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے۔ اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری نشان ہے۔ نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔"

(۸ اپریل ۱۸۸۶ء)

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

(۲) "آج ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جل شانہ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونیوالا ہے یا بالضرور اس کے قریب حمل میں۔ لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہوگا۔ یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔"

(اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے یہ امر واضح ہو گیا۔ کہ اس آنیوالے موعود نے ۹ سال کے اندر اندر ضرور پیدا ہونا ہے۔

دشمن کا تیسرا وار

مئی ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لڑکی پیدا ہوئی۔ جس کا نام عصمت رکھا گیا۔ لوگوں نے پھر شور مچایا کہ مصلح موعود کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ اور حضور نے اشتہار محک اخیار و اشرار شائع فرمایا۔ جس میں تحریر فرمایا۔

"اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء میں صاف صاف تولد فرزند موصوف کی میعاد لکھی گئی ہے۔ اور اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں کسی برس یا مہینے کا ذکر نہیں۔ اور نہ اس میں یہ ذکر ہے کہ جو نو برس کی میعاد لکھی گئی تھی۔ اب منسوخ ہو گئی ہاں اس اشتہار میں ایک یہ فقرہ ذوالوجوہ درج ہے "کہ مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا" یعنی یہ کہ مدت موعودہ سے حمل تجاوز نہیں کر سکتا۔ (جو نو برس ہے) یا مدت معہودہ حمل سے (جو طبیبوں کے نزدیک اڑھائی برس یا کچھ زیادہ ہے) تجاوز نہیں کر سکتا۔ اگر حمل موجودہ میں

مصر رکھنا مخصوص ہوتا۔ تو عبارت یوں چاہیئے تھی۔ کہ اس باقی ماندہ ایام حمل سے تجاوز نہیں کرے گا۔ اور اسی وجہ سے ہم نے اس اشتہار میں اشارہ بھی کر دیا تھا۔ کہ وہ فقرہ مذکورہ بالا حمل موجودہ سے مخصوص نہیں ہے"
(اشتہار محک اخیار و اشرار)

دشمن کا چوتھا وار

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی مندرجہ اشتہار ۸ اپریل کے مطابق آپ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو جو "خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے" کے فرمان کے مطابق ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو وہ فوت ہو گیا۔ اور دشمنوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ کہ پیشگوئی غلط نکلی اور یہ لمبی عمر پانے والا نہ ہوا۔ اس کے جواب میں حضور فرماتے ہیں۔

(۱) "کیا ان تینوں اشتہارات میں جو لیکھرام پشاوری نے جوش میں آ کر پیش کئے ہیں بُو تک بھی پائی جاتی ہے کہ ہم نے کبھی پسر متوفی کو مصلح موعود اور عمر پانے والا قرار دیا ہے"۔
(سبز اشتہار صفحہ حاشیہ)

(۲) "ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ ہم نے کوئی اشتہار نہیں دیا جس میں ہم نے قطع اور یقین ظاہر کیا ہو۔ کہ یہی لڑکا بشیر اوّل مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے"
(سبز اشتہار صفحہ)

(۳) کیا کوئی اشتہار ہمارا ان کے پاس ہے کہ جو ان کو یقین دلاتا ہے کہ ہم اس لڑکے کی نسبت الہامی طور پر قطع کر چکے تھے کہ یہی عمر پانے والا اور مصلح موعود ہے۔ اگر کوئی ایسا اشتہار ہے تو کیوں پیش نہیں کیا جاتا۔
(سبز اشتہار صفحہ)

اس سبز اشتہار میں جہاں آپ نے واضح کیا کہ بشیر اول کی وفات سے نفس پیشگوئی پر کوئی حرف نہیں آتا۔ بلکہ وہ تو خود "مہمان" تھا۔ اور اس کا جانا ضروری تھا۔ اور پھر آپ نے اسی یقین بھرے دل سے خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا۔ کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے

پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد (یعنی نو سال) کے اندر ضرور پیدا ہو گا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں"۔
(سبز اشتہار۔ صفحہ حاشیہ)

میں نے مندرجہ بالا اقتباسات نہایت اختصار سے صرف نفس مضمون کی طرف اشارہ کرنے کے لئے درج کئے ہیں۔ تا قارئین کے سامنے مختصر خاکہ آ جائے۔ اور معلوم ہو جائے کہ مخالفین نے جو بھی اعتراض کیا۔ وہ یا تو دھوکا دینے کی غرض سے تھا۔ اور یا محض تکذیب و افتراء۔ مگر جب بھی مخالف نے اعتراض کیا۔ اس کو یہی بتایا کہ وہ موعود جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اپنی نو سالہ میعاد کے اندر ضرور پیدا ہو گا۔

غور کریں۔ دشمن اس نشان کی عظمت کو محسوس کرتا ہے۔ اور بار بار کوشش کرتا ہے کہ اس نشان کی عظمت کو کم کرے۔ لیکن جب بھی وہ اعتراض کرتا ہے۔ وہ آسمانی نشان اور اس کے ظہور کی خبر پھر اور بھی یقین محکم کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سنائی جاتی ہے۔ کتنا ایمان تھا۔ آپ کو اپنے خدا پر۔ اور کتنا یقین تھا۔ آپ کو خدا کی وحی پر نو سالہ میعاد کو متعین کر دیا۔

آخر وہ دن گیا

آخر وہ دن آ ہی گیا۔ تقدیر کے نوشتے پورے ہوئے

خدا تعالیٰ کی بات پوری ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان کردہ میعاد کے اندر ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں وہ مولود پیدا ہوا۔ جس کی بشارت زوردار الفاظ میں دی گئی تھی۔ وہی جس کی پیدائش سے اسلام کی گردن بلند ہوئی۔ اور مخالفین کو نشان دکھایا گیا۔ اور دُنیا نے دیکھا کہ خدا کی بتائی ہوئی باتیں اپنے وعدہ کے مطابق پوری ہوئیں۔

۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہونے والا مولود ہی آج ہمارا امام ہے۔ وہی ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے الہام سے مصلح موعود والی پیشگوئی کا مصداق ٹھہرایا۔ جو آج ان تمام بیان کردہ صفات کا حامل ہے۔ جس کی پیدائش اسلام کی سچائی اور حقانیت پر دلیل ہے جس کی پیدائش کفر و اسلام کے مقابلہ میں اسلام کی فتح کی ضامن ہے۔ جس کی پیدائش حضرت مسیح موعودؑ

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

آڈیٹر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں ضروری گذارش

افسوس سے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آڈیٹر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کا ایک حصہ کما حقہ اپنی ذمہ داری کو پورا نہیں کر رہا۔ کیونکہ اُن کی طرف سے مرکز میں ماہوار اپنی اپنی جماعت کا حساب پڑتال کر کے رپورٹ باقاعدگی سے نہیں آ رہی لہذا اس اعلان کے ذریعہ ایسے آڈیٹر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اپنی سستی کو ترک کریں اور خدمت دین کے لئے جو موقعہ انہیں میسر آیا ہے۔ اس کو پوری توجہ اور سرگرمی سے سرانجام دیں۔

(۱) ہر ماہ کی بیس تاریخ تک اپنی جماعت کے حساب کی پڑتال کر کے نظارت ہذا کو اپنی رپورٹ ارسال فرما دیا کریں

(۲) جو غیر معمولی غلطیاں حساب میں پائیں۔ ان کی اصلاح کے لئے مقامی سکرٹری صاحب مال اور صدر صاحب کو ساتھ کے ساتھ آگاہ فرماتے رہیں۔
(ناظر بیت المال)

پتہ جات مطلوب ہیں!

مندرجہ ذیل موصی اصحاب جہاں کہیں بھی ہوں۔ اپنے اپنے پتوں سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ اور اگر کسی دوسرے دوست کو ان میں سے کسی کے پتے کا علم ہو تو مہربانی فرما کر مطلع فرمائیں۔

۱۔ محمود احمد صاحب ولد حکیم سید مظہر علی صاحب سکنہ ہوشیار پور ۱۹۴۳ء میں [illegible] میں تھے۔ ان کا نمبر وصیت ۶۰۲۶ ہے

۲۔ محمد اسمٰعیل صاحب ولد میاں حسین بخش صاحب ساکن دارا پور ڈاکخانہ جاگو وال ضلع گورداسپور وصیت ۹۴۸۵

۳۔ عبد المجید خان صاحب ولد چودھری عطا محمد صاحب قوم راجپوت ساکن لنگڑوعہ ضلع جالندھر مابعد چک ۱۰۹ گ ب ڈاکخانہ جڑانوالہ ضلع لائلپور وصیت ۹۷۸۱

۴۔ برکت علی صاحب ولد شادی خان صاحب ساکن علی پور نابھہ اسٹیٹ موصی ۹۹۳۷

۵۔ مبارک علی خان صاحب ولد چوہدری وجیہہ احمد خان صاحب ساکن کریام ضلع جالندھر وصیت ۹۷۹۷ جو ایم۔ ٹی۔ ۲۱۱ جی۔ ٹی۔ کمپنی۔ آر۔ آئی۔ اے۔ ایس۔ سی کرکی (پونا) میں ملازم تھے۔

۶۔ چوہدری محمد ابراہیم صاحب ولد چوہدری علی محمد صاحب ساکن ونجواں ضلع گورداسپور موصی ۱۰۳۴۹

۷۔ نسیم امۃ اللہ بیگم صاحبہ بیوہ خان بہادر مولوی عبد الحق صاحب مرحوم ساکن پیلی بھیت مابعد قادیان ضلع گورداسپور وصیت ۱۰۰۵۶
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

انسپکٹران تحریک جدید متوجہ ہوں

انسپکٹران تحریک جدید کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی کارگذاری کی رپورٹس ارسال کرتے وقت اپنی رپورٹوں پر آئندہ دورے کے متعلق اپنے مکمل پتے درج کیا کریں تاکہ دفتر ہذا کو ان کی رپورٹوں کے جوابات دینے میں آسانی ہو۔
(وکیل المال تحریک جدید)

اعلان دار القضاء

مکرمہ مسعودہ بانو صاحبہ اہلیہ گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے والد شیخ اللہ بخش صاحب مرحوم امرتسری کا ترکہ مبلغ -/۲۲۵ روپے جو ناظم قضاء ربوہ کی امانت میں جمع ہیں۔ درخواست کنندہ کو ادا کئے جائیں۔ کیونکہ غلام فاطمہ صاحبہ جو اس ترکہ میں حصہ دار تھیں وفات پا چکی ہیں۔ لہذا غلام فاطمہ صاحبہ مرحومہ کی اولاد یا کسی اور شخص کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ تو اس اعلان سے بیس روز کے اندر اطلاع دیں۔ مقررہ وقت گذر جانے پر مذکورہ بالا رقم سائلہ کو ادا کر دی جائے گی۔
(ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

عرب لیگ برطانیہ اور مصر کے تنازعہ پر غور و خوض کرے گی!

لنڈن ۲۲ فروری :- سرکاری طور پر اس بات کی تردید کی گئی ہے۔ کہ لنڈن سے قاہرہ روانگی کے وقت عمرو پاشا مسٹر ایڈن کی طرف سے کوئی پیغام یا دستاویز لے کر گئے تھے۔ لنڈن کے سرکاری حلقے اینگلو مصری صورت حال کے متعلق مکمل خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ مبصرین کو فوری طور پر کسی بڑے اقدام کی توقع نہیں ہے۔ بشرطیکہ مصر کی داخلی صورت حال میں کوئی اچانک تبدیلی واقع نہ ہو جائے۔ سرکاری حلقوں میں مصر کے وزیر اعظم علی ماہر پاشا کے بیان پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا۔

مبصرین کا خیال ہے کہ (۱) کہ لزبن میں مسٹر ایڈن اور ترک نمائندے کی موجودگی میں مشرق وسطی کے دفاع کا مسئلہ ضرور زیر بحث آئے گا (۲) مسٹر ایڈن کے ساتھ گفت و شنید کے متعلق عمرو پاشا کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے حکومت مصر کچھ وقت لے گی۔ (۳) قاہرہ کے فسادات کے متعلق حکومت مصر کی تحقیقات ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ اور اس کے نتائج کا اثر آئندہ اینگلو مصری سفارتی تعلقات پر پڑنے کا امکان ہے۔ (۴) عرب لیگ کا اجلاس عنقریب منعقد ہونے والا ہے۔ جس کے ایجنڈے میں مشرق وسطی کے دفاع اور مصر کا مسئلہ یقیناً شامل ہوگا۔ عام طور پر یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ اگلا قدم مصر کو اٹھانا چاہیئے۔ (اسٹار)

سیام میں تجارت کو قومی بنایا جائیگا

بنکاک ۲۲ فروری :- سیام کے وزیر تجارت نے خوردہ فروش دکانداروں کو انتباہ کیا ہے۔ کہ اگر وہ ضروری اشیاء کی قیمتوں کو کم کرنے کے سلسلے میں حکومت کے ساتھ تعاون نہیں کریں گے۔ تو حکومت سخت کارروائی کرے گی۔ اگرچہ اس کارروائی کی وضاحت نہیں کی گئی۔ لیکن وزیر تجارت نے یہ خیال ظاہر کیا۔ کہ خوردہ فروشی کی تجارت کو قومی ملکیت قرار دے دیا جائے گا۔ (اسٹار)

بلغاریہ کے مسلمانوں کو ترکی میں داخلہ کی ممانعت

استنبول ۲۲ فروری :- ترکی کے سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے۔ بلغاریہ کی اشتراکی حکومت نے خانماں مسلمان مہاجرین کی ایک بہت بڑی تعداد کو ترکی میں داخل ہونے سے روکے ہوئے ہے۔ اور انہیں شدید سردی کے باعث انتہائی مصائب کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے گذشتہ سال دسمبر میں حکومت ترکیہ نے مسلمان مہاجرین کے بھیس میں اشتراکی ایجنٹوں کے ملک میں داخلہ کی روک تھام کے لئے سرحد بند کر دی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان مہاجرین کی ایک بہت بڑی تعداد عارضی طور پر ترکی میں داخل ہونے سے رک گئی۔

اب حکومت ترکی نے ان مہاجرین کو بلا روک ٹوک ملک میں آنے کی اجازت دے دی۔ لیکن بلغاریہ کے سرحدی پہرہ داروں نے اس پیش کش کو ٹھکرا دیا اور مہاجرین کو سرحد سے پیچھے دھکیل دیا ہے۔ (اسٹار)

لنڈن ۲۲ فروری طیاروں کے ذریعے زمین کے فوٹو اتارنے کے انتظامات کی مدد سے جنگ کے بعد برطانیہ میں بہت سے قدیم آثار دریافت کئے گئے ہیں۔

تعلیم الاسلام کالج میں ایک دلچسپ تقریر

مجلس عربی۔ تعلیم الاسلام کالج لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۲۳ فروری بروز ہفتہ ۱ بجکر ۴۰ منٹ پر کمرہ نمبر ۴ میں ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب صدر شعبہ عربی گورنمنٹ کالج لاہور "مسلم مورخین" کے موضوع پر مقالہ پڑھیں گے۔

ڈاکٹر بی۔ اے۔ قریشی صاحب صدر شعبۂ عربی پنجاب یونیورسٹی صدارت فرمائیں گے۔

اصحاب ذوق کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔

(سیکرٹری)

برطانیہ وسیع پیمانے پر ایٹمی تجربات کرے گا!

سڈنی ۲۲ فروری :- آسٹریلیا میں عنقریب برطانیہ کی طرف سے ایٹمی تجربات کئے جانے والے ہیں۔ تمام انتظامات کو صیغہ راز میں رکھا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ حفاظتی تدابیر کو سخت کر دیا گیا ہے۔ ایسے انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔ کہ کوئی مشکوک شخصیت ملک میں داخل نہ ہو سکے۔ انکشاف کیا گیا ہے کہ ایٹمی اسلحہ کی ساخت اور اس کو چھوڑنے والی نازک مشینری امریکہ کے نمونہ سے بالکل مختلف ہے۔ بم کو چھوڑنے کا طریقہ بالکل خفیہ رکھا جا رہا ہے ایک خاص طور پر بنایا ہوا ٹیلی ویژن کیمرہ بھی دھماکے کے بالکل قریب موجود ہوگا۔ جو قریب ترین دھماکے کی تفصیلات محفوظ کرے گا۔ ٹیلی ویژن کی تصاویر کو سائنس دان غور سے ملاحظہ کرتے رہیں گے۔ اور ریسرچ اور تاریخی اغراض کیلئے انہیں محفوظ کر لیا جائیگا (اسٹار)

تیل کی گفت و شنید کا مستقبل قریب میں کوئی نتیجہ نکلیگا

لنڈن ۲۲ فروری۔ تہران کے بعض حلقوں میں عالمی بنک کی طرف سے تیل سے متعلق گفت و شنید کے متعلق جن امیدوں کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ لنڈن کے سرکاری حلقے ان سے متفق نہیں ہیں۔ ابھی تک ڈاکٹر مصدق نے بعض ایسے مسائل کے متعلق کوئی حتمی وعدہ نہیں کیا جن کے حتمی فیصلہ کے بغیر گفت و شنید فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکتی۔ حکومت ایران نے اپنے ایک اعلامیہ میں بتایا ہے۔ کہ کسی حد تک گفت و شنید میں ترقی ہوئی ہے۔ لیکن تہران کے اکثر سیاسی حلقے مستقبل قریب میں کسی اہم فیصلے کی امید نہیں رکھتے۔ (اسٹار)

قافلہ قادیان ۱۹۵۰ء کے اصحاب توجہ فرمائیں

رکے ہوئے سامان کی واپسی کی امید پیدا ہوئی ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ)

جو احباب اور بہنیں ۱۹۵۰ء کے قافلہ میں یعنی آج سے ایک سال قبل قادیان گئے تھے ان کا کچھ سامان واپسی پر ہندوستانی کسٹم نے واہگہ بارڈر پر روک لیا تھا۔ اب اس سامان کی بحالی کی ایک صورت پیدا ہوئی ہے۔ پس جن اصحاب قافلہ کا سامان اس موقعہ پر روکا گیا تھا وہ مجھے اپنے سامان کی تفصیل اور اپنے نام اور پتہ وغیرہ سے مطلع فرمائیں تاکہ ان کے سامان کی واپسی کی کوشش کی جا سکے۔ یہ خیال رہے کہ ابھی اس معاملہ میں کوئی پختہ صورت پیدا نہیں ہوئی۔ لیکن بعض افسروں کی طرف سے امید دلائی گئی ہے کہ غالباً اس سامان کا کچھ حصہ واپس مل سکے گا۔ لہٰذا کوشش کی غرض سے یہ اطلاع طلب کی جا رہی ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲/۵۲/۱۹

ہندوستان پچاس لاکھ ٹن اناج

بیرونی ممالک سے حاصل کریگا

نئی دہلی ۲۲ فروری۔ اندازہ لگایا گیا ہے ۱۹۵۲ء میں بھارت میں ۸ ۶ لاکھ ٹن اناج کم ہوگا۔ تاہم صرف پچاس لاکھ ٹن اناج درآمد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس میں دس لاکھ ٹن امریکہ سے اناج کے قرضے کی سکیم کے تحت موصول ہوگا اور تقریباً دو لاکھ ٹن کولمبو پلان کے تحت آسٹریلیا اور کینیڈا سے بطور تحفہ ملے گا۔ باقیماندہ ۰۰۰،۳۸،۰۰ ٹن اناج ۲۰۰ کروڑ روپے کے خرچ سے درآمد کیا جائیگا

بھارت میں سال رواں کے دوران ۲۴ لاکھ ٹن اناج فراہم کرنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ سب سے زیادہ اناج یعنی ۰۰۰،۵۰،۳ ٹن چاول مدراس مہیا کرے گا۔ (اسٹار)

کراچی ۲۲ فروری۔ نواب بہاولپور ۹ مارچ کو ریاستی اسمبلی کو انتقال اختیارات کا اعلان کریں گے۔

مصلح موعود کی پیدائش اور اسلام کی برتری

(بقیہ صفحہ ۷)

علیہ السلام کے مقرب من اللہ ہونے پر مہر تصدیق ثبت کی۔ جس کی پیدائش نے مخالفوں کو اس نشان کے دیکھنے کا موقعہ دیا۔ جس کے وہ طالب تھے۔ اور جس کی پیدائش کئی سعید روحوں کو احمدیت میں داخل کرنے کا موجب بنی اسی مقدس انسان کی پیدائش جس کے روحانی کمالات اور جس کی خداداد ذہنی استعداد کا سکہ مخالف سے مخالف دشمن بھی تسلیم کرتا ہے (اللہ تعالے اسے ہمارے سروں پر ہمیشہ سلامت رکھے")

میں نے اس مضمون سے صرف اسی حصہ کو لیا ہے۔ جو آپ کی پیدائش سے تعلق رکھتا ہے ورنہ آج تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک ایک لمحہ انہیں مصلح موعود ثابت کر رہا ہے لیکن یہ الگ مضمون ہے۔

درخواست دعاء

خواجہ مبارک احمد صاحب ابن خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم آف ڈیرہ دون قریباً ایک ہفتہ سے علیل ہیں۔ بخار کی وجہ سے نقاہت بہت زیادہ ہے احباب جماعت اور درویشان قادیان سے عموماً اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز سے خصوصاً دعا کی درخواست ہے۔ خواجہ نذیر احمد

— مکرم مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کئی دنوں سے علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

کہتی ہے ہم کو خلق خدا غائبانہ کیا

(بقیہ صفحہ ۵)

صحابہ کرام کی طرح اسلام کو نئی زندگی بخش دی ہے کہیں غلافہ ملکانہ میں ڈیرہ جمائے ہوئے ہیں کہیں افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں پرچم اسلام لہرا رہے ہیں۔ کہیں یورپ اور امریکہ کی عیش پسند ہستیوں کو اسلام کی ابدالآباد تک رہنے والی دولت سے مالا مال کر رہے ہیں۔ کہیں سیاسیات میں اپنی صائب رائے سے مسلمانوں کو مشرکوں کی تقلید سے بچا رہے ہیں۔ غرضیکہ جدھر دیکھئے یہی لوگ اپنی دھن کے پکے نظر آئیں گے۔ الخ"

(الفضل ۳ دسمبر ۱۹۳۱ء)